مطبوعات

اصلاح معاشرہ میں نماز کا مقام | تالیف جناب بہاول خاں ناگرہ۔ شائع کردہ اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، شاہ عالمی گیٹ، لاہور۔ قیمت ایک روپیہ چھ آنے صفحات ۱۱۶

اس کتاب کے مصنف چوہدری بہاول خاں ناگرہ (خدا انہیں تادیر سلامت رکھے) ایک ایسے بزرگ ہیں جو زندگی کے ابتدائی دور ہی سے اصلاحِ معاشرہ کی جدوجہد میں پیہم مصروف چلے آتے ہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں نہایت قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔ آج سے چند سال بیشتر جب مجھے اُن کے گاؤں جانے کا اتفاق ہوا تو میں نے خود اپنی آنکھوں سے اُس خاموش انقلاب کے اثرات کو دیکھا جو ملت کے اس درویش نے اس بستی کے لوگوں کے اندر اپنے خلوص اور ان تھک کوشش سے برپا کیا ہے۔ اس انقلاب کا مرکز و محور اسلام ہے اور اس کا گہوارہ مسجد۔ انہوں نے بڑی کرم فرمائی کی کہ اپنے ان بیش قیمت تجربات کو کتاب کی صورت میں مدوّن کر دیا۔ جو لوگ اس نہج پر ٹھوس کام کرنا چاہتے ہیں وہ اس کتاب سے بہت زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کتاب کے ایک ایک لفظ سے فاضل مصنف کا خلوص جھلکتا ہے اور اس خلوص نے ہی اُن کی تحریر کے اندر روانی اور بے ساختہ پن پیدا کیا ہے۔ ہم اس کتاب کے مطالعہ کی پُرزور سفارش کرتے ہیں۔

کتاب کا معیارِ طباعت نہایت اچھا ہے اور ہر لحاظ سے اسلامک پبلیکیشنز کے شایانِ شان۔

ماہنامہ چراغِ راہ (نظریہ پاکستان نمبر) | مرتبہ خورشید احمد صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی و جناب محمود فاروقی صاحب۔ مقامِ اشاعت دفتر چراغِ راہ کراچی۔ قیمت پانچ روپے صفحات ۵۴۳

ماہنامہ چراغ راہ کا یہ خاص نمبر اپنے سابقہ نمبروں کی طرح سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے اس میں فاضل مرتبین نے پاکستان کی آئیڈیالوجی کے متعلق جو مواد فراہم ہوسکتا ہے، اسے

یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ کام اگرچہ بڑا مشکل اور صبر آزما تھا مگر وہ بفضلِ ایزدی اس میں کافی حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔

مضامین میں خاصا تنوّع ہے لیکن ان سب کے اندر یہ چیز قدرِ مشترک کی حیثیت رکھتی ہے کہ پاکستان کا اساسی تخیّل صرف اسلام ہی ہے۔ یہ احیائے اسلام کی کوشش ہی تھی جس نے قوم کے منتشر اجزا کو باہم ایک جگہ مربوط کر دیا۔ ان مضامین کے لکھنے والوں میں سنجیدہ طبقوں کے مختلف افراد شامل ہیں۔ علمائے کرام میں مولانا شبیر احمدؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا سید سلیمان ندویؒ، مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ، مولانا مفتی محمد شفیع اور مولانا عبدالماجد دریابادی کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ جدید تعلیم یافتہ اصحاب میں سے جسٹس ایم۔ آر۔ کیانی، ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، ڈاکٹر سید عبداللہ، پروفیسر حمید احمد خاں، میاں بشیر احمد اور کرنل محمد اسلم صاحب نے اپنے اپنے مخصوص انداز میں اس موضوع پر جس طرح اظہارِ خیال کیا ہے وہ خاصا جاذب ہے اور اس حقیقت کی غمازی کرتا ہے کہ پاکستان کے مستقبل کے بارے میں ان مختلف طبقوں کے درمیان حیرت انگیز ہم آہنگی ہے۔ ان مضامین کے علاوہ مولانا ظفر احمد انصاری کا مقالہ پاکستان، ماضی، حال اور مستقبل بڑا فکر انگیز ہے اور یہ اس لحاظ سے بھی بڑا وقیع اور قابلِ قدر ہے کہ اس کے لکھنے والے ایک ایسے صاحب ہیں جو تحریکِ پاکستان سے نہ صرف آغاز ہی سے وابستہ رہے بلکہ جنہوں نے اس تحریک کی قیادت اور رہنمائی بھی کی۔ خلیل حامدی صاحب کا مقالہ عالمِ اسلام اور نظریۂ پاکستان بڑا معلومات افزا ہے۔ اس کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے جو کوششیں کی گئیں اُن سے دنیائے اسلام کس طرح متاثر ہوئی۔

ادارۂ چراغِ راہ کی یہ کوشش ہر لحاظ سے کامیاب ہے اور وہ اس ملک کے سارے اسلام پسند طبقوں سے ہدیۂ تبریک کی پوری طرح مستحق ہے۔ تبصرہ نگار کو اس نمبر کے مطالعہ کے وقت البتہ ایک چیز ضرور کھٹکی ہے کہ اس میں تحریکِ پاکستان کا جس بنیادی

نقطۂ نظر سے جائزہ لیا گیا ہے وہ مسلم لیگ کا نقطۂ نظر ہے۔ دنیا کی کسی تحریک کے بارے میں، جس کی قیادت انبیاء علیہم السلام کے علاوہ عام انسانوں نے کی، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے اس کے سارے تقاضوں کو صحیح طور پر پورا کیا۔ اس لیے مسلم لیگ نے پاکستان کا جو تجزیہ کیا ہے اُس میں چونکہ ایک حصہ جذباتیت کا بھی ہے اس بنا پر وہ نظرِ ثانی کا محتاج ہے۔ ہمیں بجا طور پر اس بات کی توقع تھی کہ اس معیاری پرچہ کے فاضل مرتبین تحریکِ پاکستان کے مطالعہ کے لیے ہمیں ایک صحیح نقطۂ آغاز بھی عطا کرتے باقی یہ کوشش ہر لحاظ سے لائق ستائش ہے اور اس قابل ہے کہ اس کا غور و فکر سے مطالعہ کیا جائے۔ یہ ایک ایسی تاریخی دستاویز ہے جس کا رکھنا ہر ذہین و فہیم انسان کے لیے نہایت ضروری ہے۔

ماہنامہ اُردو ڈائجسٹ | مجلس ادارت: ڈاکٹر اعجاز حسن قریشی، ایم، اے، پی، ایچ، ڈی جناب امین اللہ وثیر صاحب، ایم، اے جناب الطاف حسین قریشی صاحب، ایم اے جناب ظفر اللہ خاں ایم اے۔ جناب طاہر قادری۔ ایڈیٹوریل بورڈ کا پتہ: نصرت منزل، ۵ مین روڈ، سمن آباد، لاہور۔ انتظامی دفتر کا پتہ ۱۶۔ بیڈن روڈ۔ لاہور قیمت فی پرچہ ایک روپیہ پانچ آنے۔

اس مشینی دور میں جب کہ زندگی ایک نہایت تند و تیز رو کی مانند ہو گئی ہے اور وقت برق رفتاری کے ساتھ گزرنے لگا ہے، ایک عام انسان کے لیے مختلف کتب اور رسائل کا مطالعہ کرنا قریب قریب ناممکن سا بن گیا ہے۔ چنانچہ یورپ میں ان بدلے ہوئے تقاضوں کے پیشِ نظر بعض ایسے رسائل شائع ہو رہے ہیں جن میں مختلف جرائد کا بہترین انتخاب شائع ہو جاتا ہے اور لوگ انہیں کا مطالعہ کر کے وقت کی رفتار کو پہچان لیتے ہیں۔ یہ ضرورت عرصہ دراز سے اس ملک میں بھی محسوس کی جا رہی تھی۔ چنانچہ اسی ضرورت کے پیشِ نظر یہ رسالہ نکالا گیا ہے۔ خوش قسمتی سے اس رسالہ کو ایسے فاضل اساتذہ کی خدمات حاصل ہو گئی ہیں جو

ہر اعتبار سے اس کام کے لیے موزوں ہیں۔ ڈاکٹر اعجاز حسن قریشی صاحب ایک عرصہ دراز تک المانیہ کی مختلف یونیورسٹیوں سے مستفید ہو کر پاکستان تشریف لائے ہیں، جناب ظفر اللہ خاں اور طاہر قادری صاحب کو اس نوعیت کے کاموں کا وسیع تجربہ ہے اسی طرح ادارہ کے دوسرے ارکان بھی اصحابِ علم ہیں۔ چنانچہ ان کی باہمی کوششوں سے جو چند شمارے ابھی منظرِ عام پر آئے ہیں وہ اس کے روشن مستقبل کی پوری طرح غمازی کرتے ہیں۔ طباعت اور کتابت کا معیار نہایت بلند ہے۔

مجلۂ علومِ اسلامیہ | مدیر: ڈاکٹر مختار الدین صاحب۔ شائع کردہ: ادارہ علوم اسلامیہ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ صفحات ۲۲۱۔ وقفہ اشاعت چھ ماہ۔

مسلم قوم پر جب زوال آیا تو وہ بڑا ہمہ گیر تھا۔ اس کے طاری ہو جانے کے بعد مسلمان نہ صرف سیاسی طور پر مغلوب ہوئے بلکہ وہ فکری میدان میں بھی ہمت ہار کر بیٹھ گئے۔ تلاش و جستجو جس کے لیے وہ پوری تاریخ میں ایک ممتاز اور نمایاں مقام کے حامل تھے اس کو انہوں نے ترک کر دیا اور دوسروں کی تحقیقات کو آنکھیں بند کر کے قبول کرنے لگے۔

اب جبکہ مسلمانوں نے ایک نئی کروٹ لی ہے تو ان کے اندر تحقیق کا ذوق بھی کسی قدر نمایاں ہونا شروع ہوا ہے۔ زیرِ تبصرہ رسالہ اسی ذوق کا ایک نہایت اچھا مظہر ہے موشحۃ الشاعرۃ الاندلسیہ نزہون، فرہنگ ابوحفص سعدی، میر جمال الدین حسین انجو شیرازی۔ نفعی اور جہانگیر، کامی شیرازی، رسالہ عزام بن الاصبغ السلمی، مسعودی کی عجائب الدنیا کا نسخۂ علی گڑھ، میر علاء الدولہ کامی قزوینی، محمود بن علی الاستاد الظاہری، ترکی کا ایک غیر معروف کتب خانہ، معرفۃ المذاہب — یہ ہیں وہ چند عنوانات جن پر مغرب و مشرق کے محققین نے قلم اٹھایا ہے۔ جن حضرات کو اس نوعیت کے مضامین سے دلچسپی ہو ان کے لیے یہ رسالہ بڑا قیمتی اور معلومات افزا ہے۔

الرائد | پندرہ روزہ عربی نشرہ (بلیٹن) ہے، جو چار صفحات پر مشتمل دار العلوم ندوۃ العلماء

لکھنؤ کی انجمن طلباء (النادی العربی) کی طرف سے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی سرپرستی میں تقریباً ایک سال سے نکل رہا ہے۔ اس کا مقصد عربی مدارس کے طلباء میں عربی زبان وادب سے دلچسپی اور اس میں انشاپردازی کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ اس میں عالم اسلامی کی مختصر خبروں کے علاوہ عموماً ایک دو مضامین عربی پرچوں سے ماخوذ ہوتے ہیں اور گاہے گاہے خود مولانا سید ابوالحسن ندوی کا کوئی مضمون یا انجمن طلباء میں ان کی کوئی تقریر شائع ہوتی ہے۔

زیرادارت: شفیق الرحمٰن، اقبال احمد۔ تقی الدین۔ مقام اشاعت: دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ سالانہ چندہ: ڈھائی روپے۔

البقظہ الرائد کے طرز پر دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے بھی اپنی انجمن (الھیئۃ العربیہ) کی طرف سے یہ ماہانہ نشرہ ماہ جنوری ۱۹۶۱ء سے نکالنا شروع کیا ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے اس کا پہلا شمارہ ہے، جس میں ازہر کے نمائندہ دیوبند شیخ محمد عبدالوہاب محمود کے پیغام سے اس کا افتتاح کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد بھی طلباء میں عربی زبان سے دلچسپی اور تحریر وخطابت کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔

عربی زبان سے دلچسپی رکھنے والے طلباء کے لیے الرائد اور البقظہ مفید اور کارآمد ہوں گے۔

زیرادارت: سعیدالزمان کیرانوی، ارشد فیض آبادی۔ مقام اشاعت: دارالعلوم دیوبند، ضلع سہارنپور۔ یوپی (بھارت)، چندہ سالانہ: ڈیڑھ روپیہ (ہندوستان میں) دو روپے (بیرون ہند)۔

الرابطۃ الاسلامیہ یہ ایک اور نشرہ ہے جو بیک وقت عربی اور انگریزی میں الرابطۃ الاسلامیہ (~~International~~ Cultural Islamic Organiration) کی طرف سے اکتوبر ۱۹۶۰ء سے جاری ہوا ہے۔ الرابطۃ الاسلامیہ کا مقصد مختلف ممالک کے مسلمانوں سے رابطہ پیدا کرنا۔ اور ان کو آپس میں ایک دوسرے کے حالات سے متعارف کرنا ہے۔ اس کی تاسیس مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی زیرنگرانی اُن کے چند شاگردوں اور عقیدت مندوں کی مساعی سے عمل میں آئی ہے

اور اس کا دروازہ دنیا کے ہر مسلمان کے لیے کھُلا ہوُا ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے الرابطۃ الاسلامیہ کا پہلا شمارہ ہے۔ جس میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کا ایک طویل مضمون اور مختلف مسلمان ممالک کی خبریں اور ان پر تبصرے ہیں۔ انجمن کا ارادہ ہے کہ وہ سال میں اس قسم کے ۱۲ شمارے شائع کرے جن میں الرابطہ کی سرگرمیاں منظرِ عام پر لائی جایا کریں۔ زیرِ نظر شمارہ گلیز آرٹ پیپر پر نہایت عمدہ طباعت کے ساتھ شائع ہوُا ہے۔ پرچہ میں اس کے چندہ کا کہیں ذکر نہیں کیا گیا۔ غالباً اس کی تقسیم و اشاعت صرف الرابطہ کے ممبروں تک محدود ہے۔ زیرِ ادارت: سید محمد الحسن، صدر الرابطۃ الاسلامیہ۔ مقامِ اشاعت ۲۷ گوئن روڈ، لکھنؤ۔

(ادارہ)

سلیس، عام فہم اور دل نشین ہندی زبان میں

اپنی نوعیت کا واحد اسلامی ماہنامہ

ماہنامہ **"کانتی"** رام پور

اکتوبر ۱۹۶۶ء سے مستقلاً پابندیٔ وقت سے شائع ہو رہا ہے۔ اس بار تیسرے سال کے آغاز میں کانتی اپنا "توحید نمبر" پیش کر چکا ہے ۔۔۔ اور

اب وہ جماعت اسلامی کے کل ہند اجتماع منعقدہ ۱۱ر۱۲ر۱۳ر۱۴ اپریل ۱۹۶۷ء

کے سلسلے کی پوری کارروائی • خطبۂ صدارت • رپورٹ • تقریروں کا خلاصہ

• تجاویز کے سلسلے کی کارروائی • لوگوں کے تاثرات • آنکھوں دیکھا حال

جیسی دل چسپ معلومات چیزوں پر مشتمل

باتصویر دہلی اجتماع نمبر

پیش کر رہا ہے جو ان شاء اللہ جنوری ۱۹۶۸ء کے اواخر میں منظرِ عام پر آجائے گا۔

یہ نمبر مستقل خریداروں کو اُن کے سالانہ چندہ ہی میں دیا جائے گا۔

قیمت دہلی اجتماع نمبر: ۔/ ۱ روپیہ عام کاپی: ۔/ ۷۰ پیسے

سالانہ چندہ:۔ چار روپیہ

ایجنٹ حضرات اپنی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔ منیجر ماہنامہ کانتی رام پور